قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اکدن دیکھنا ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اب بھی اک نورانی چہرہ کے پردے میں ہوں

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط وکتابت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ خریداران مقامی ۔ چندہ ممالک غیر

ایڈیٹر ۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

ہفتہ میں ایک بار قادیان سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲ ۔ ۲۵ ۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۲ ۔ شوال ۱۳۳۲ھ ہجری ۔ نمبر ۳۰

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

حضرت اولوالعزم کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے + عزیز مبارک احمد سلمہ اللہ الاحد علیل ہے اللہ تعالیٰ صحت بخشے + نماز عید سوموار کے روز بجے مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی + بیرونجات جالندھر ۔ لدھیانہ ۔ امرتسر ۔ لاہور میں ہیضہ کی سخت شکایت ہے ۔ قادیان کے اردگرد بعض گاؤں میں سُنا گیا ہے کہ اس کا اثر ہے ۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے +

مہمان

مہر علی صاحب پھلور

ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانہ

محمد اسمٰعیل صاحب کپور تھلہ

علی محمد صاحب جگت پور ضلع لائلپور

عنایت اللہ صاحب رائے پور راٹیاں

چودھری نظام الدین صاحب ״

مہر دین دجووال ضلع امرتسر

شیر محمد علاقہ بھینی تحصیل لاہور

عبداللہ ״ ״

شیخ تیمور ایم اے سیالکوٹ

چوہدری فضلدین مختار بٹالہ

تازہ خبریں

آسٹروی رسالہ کے ڈویژن جوگرڈاک کر بیم لائن کی سمت میں روسیوں کیطرف بڑہے تھے انہیں روسی رسالہ نے شکست دی لڑائی پانچ گھنٹہ تک جاری رہی آسٹرویوں کو سخت نقصان پہنچایا +

لنڈن ۲۰ ۔ اگست جاپانی سفیر کی روانگی کے خیال سے پولیس کی زبردست جمعیت سفارتخانہ کی حفاظت کررہی ہے +

جو خبریں موصول ہورہی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ جرمن اجنبی باشندوں کو خواہ مخواہ تنگ کررہے ہیں +

زیش کے سپاہی غدر برپا کرکے سارا دن شہر پر مسلط رہے اسکے بعد آسٹرویوں نے فوجی کمک بہم پہنچاکر شہر پر قبضہ کیا اور باشندوں سے سخت انتقام لیا عورتوں اور بچوں کو نشانہ بندوق بنایا اور زیش کا جو باشندہ ملا ہے اسے گرفتار کرکے مار ڈالا +

نیوزیلینڈ کے کروشی باشندوں نے برطانیہ کے جنگی فنڈ میں چھ سو پونڈ دیئے ہیں +

چھ ماہ میعاد کے خزانہ کے ڈیڑھ کروڑ پونڈ کے تمسکات جنگی اغراض کے لئے پبلک کے روبرو پیش کئے گئے ۔ پبلک نے بھی خریداری میں مستعدی دکھلائی +

لنڈن ۲۰ ۔ اگست کوئبک (کینیڈا) کی گورنمنٹ نے انگریزی فوج کے استعمال کے لئے ۴۰ لاکھ پونڈ پنیر گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت میں پیش کیا ہے +

پیرس کل سہ پہر کو فرنچ سپاہ نے نہایت سرعت کے ساتھ پیشقدمی کی اور مقام موئرچنگن تک پہنچ گئی جو میز کے جنوب مشرق میں میز سٹراسبرگ ریلوے کا ایک سٹیشن ہے +

جرمنوں کی بہت بڑی جمعیتیں کیچ اور نسور کے درمیان دریائے میوز کو عبور کررہی ہیں +

برسلز ۔ جرمنوں نے کل سہ پہر کو بیھر ویسٹ (بلجیم) پر کافی جمعیت

(باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر پبلشر پرنٹر کے لئے شائع ہوا)

روسیوں کو فتوحات حاصل ہوئیں ۔ اور ۸ جرمن توپیں اور دو تیز فیر کرنے والی توپیں روسیوں کے ہاتھ آئیں ۔

فرانس اور بلجیم کی متحدہ سپاہ کے رسالوں نے کل جن موقعوں پر قبضہ کیا تھا ۔ ان کو رفتہ رفتہ خالی کر رہے ہیں ۔ اور دشمن کو آگے بڑھنے کا موقعہ دے رہے ہیں ۔ لووین (بلجیم) پر تاحال ان کا قبضہ ہے ۔ اب دشمن کی عظیم فوج سامنے ہے ۔ آئندہ ۲۴ گھنٹہ میں اہم واقعات پیش آنیوالے ہیں ۔

روسیوں نے جرمنی کے شہر گمبن پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور ۱۲ توپیں اور کئی جرمن قیدی ان کے ہاتھ آئے ۔

لنڈن ۲۱ ۔ اگست ۔ ۳ روز کی جنگ کے بعد روسی ۲۰ میل تک مشرقی پروشیا (جرمنی) میں پہنچ گئے ہیں ۔ اور مقام لِک پر قابض ہو گئے ہیں ۔

انگلستان کی طرح فرانس میں بھی جرمن پر قبضہ کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ۔

شاباز میں ۳ روز تک لڑائی جاری رہی ۔ آسٹریوں کی تعداد ایک لاکھ تھی ۔ سرویٰ ہنوز ان کا تعاقب کر رہے ہیں ۔ ۸ ۔ ۳ تیز چلنے والی توپیں اور رائفلیں اور گولی بارود کی کثیر مقدار اور کثیر التعداد گھوڑے سرویوں کے ہاتھ آئے ۔ قیدیوں کی پہلی تعداد نش میں پہنچ گئی ہے ۔

فرنچ سپاہ نے الساس میں ملہوسن اور التکرچ کے مابین نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ۔ اور ۲۴ توپیں ان کے ہاتھ آئی ہیں ۔ جرمن دریائے رائین کی طرف پسپا ہو رہے ہیں ۔

گورنمنٹ کینیڈا کی درخواست پر حضور ڈیوک آف کناٹ نے دوران جنگ میں گورنر جنرل کے عہدے پر مامور رہنا منظور فرما لیا ہے ۔

لنڈن ۲۰ ۔ اگست ۔ جرمنوں نے اپنے رسالہ کی مدد سے بظاہر دور دور تک ٹانگیں پھیلا لئے ہیں ۔ دریائے میوز کے جنوب کی طرف ان کی فرنچ اور بلجیمی سپاہ سے مڈبھیڑ ہوئی جس نے انہیں پسپا کر دیا ۔ مگر شمال کی طرف انہیں کھلی سڑک مل گئی ۔ اور ان کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں دور دور تک نکل گئیں ۔

لنڈن ۲۰ ۔ اگست ۔ فرنچ سپاہ نے شدید جنگ کے بعد دشمنوں کو ہزیمت دیکر ملہوسن پر قبضہ کر لیا ۔ اور چھ توپیں اور گولی بارود کی چھ گاڑیاں ان کے ہاتھ آئیں ۔

بلجیم کی فوج کثیر التعداد جرمن فوج کو اپنے مقابل پا کر پیچھے ہٹ گئی ہے ۔

فرانسیسیوں نے مقام گوبٹالر پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جو الساس کے جنوبی علاقہ میں مقام ملہوسن کے شمال میں واقعہ ہے ۔

لنڈن ۲۱ ۔ اگست ۔ سرکاری محکمہ اخبارات کا بیان ہے ۔ کہ لیج کے قلعے بدستور مدافعت کر رہے ہیں ۔ اور نمور پر جرمنوں نے حملہ نہیں کیا ۔

لنڈن ۲۱ ۔ اگست ۔ جرمن سپاہ نے جنگ کئے بغیر برسلز پر قبضہ کر لیا ہے ۔

مشرقی پروشیا کی سرحد پر روسی اور جرمن فوجیں طویل لائن میں مصروف پیکار ہیں ۔

آسٹریا کے پیدل ڈویژن نے توپخانہ کی چار بازیوں کی مدد سے روسی کرانک پر حملہ کیا ۔ مگر روسیوں نے انہیں پسپا کر دیا ۔ اور آٹھ افسر اور ۲۵ آدمی گرفتار کر لئے ۔

گورنمنٹ ہالینڈ نے بحری ملیشیا کی فراہمی و آراستگی کے اخراجات کے لئے اور ۵۰ لاکھ فلورن (ڈیڑھ روپیہ کا سکہ) کی منظوری مانگی ہے ۔

لنڈن ۲۱ ۔ اگست ۔ بلجیمی سفارتخانہ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ بلجیمی سپاہ نہائت سلیقہ کے ساتھ انٹورپ کی طرف پسپا ہوئی ۔

جدید پوپ کا باقاعدہ انتخاب ۳ ۔ ستمبر کو عمل میں آئیگا ۔

لندن ۲۰ ۔ اگست ۔ پوپ روم کا آج ایک بجے رات کو انتقال ہو گیا ۔ ایکسٹریم جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ میرا آخری وقت قریب ہے ۔ خدا تعالیٰ اپنی عنایات بے غایات سے مجھے ان ہولناک مناظر سے بچانا چاہتا ہے جو اس وقت یورپ میں پیش آ رہے ہیں ۔ پوپ موصوف جنگ کے شکار ہوئے ہیں ۔ جب انکی قیام امن کی کوششیں ناکام ثابت ہوئیں تو انکی طاقت طاق ہو گئی ۔ پُر درد لہجہ میں فرمانے لگے کہ قدیم الایام میں پوپ روم قتل و خونریزی کو روک سکتے تھے ۔ مگر آج میں کچھ نہیں کر سکتا ۔

لندن ۲۰ ۔ اگست ۔ مہارانی بڑودہ کی کوئی خبر نہیں آئی جن کا جہاز بمقام کارلز بیڈ خشکی پر چڑھ گیا ہے ۔

ہندوستان میں اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک نہیں آئیگی بلکہ جنگ کے باعث ہفتہ کے وقفہ کے بعد پہنچیگی ۔

کلکتہ میں آسٹریا کا قونصل خانہ بند کر دیا گیا ہے ۔

نومبائعین ۔ مرزا طہماسپ خان صاحب بی ۔ اے ۔ بمقام تحصیل چکوال ضلع جہلم + عبدالستار صاحب موضع دوالہ ضلع جہلم نبی بخش صاحب ۔ بنگہ ضلع جالندھر + چودھری غلام محمد صاحب چک نمبر ۵۵۹ لائلپور + مدار خانصاحب شیخ جمال صاحب کرنگ پوسٹ خوردہ ضلع پوری + میاں ماہی صاحب ۔ انند پور ڈاکخانہ بیٹھاکوٹ

سبز اشتہار چھپ گیا !

(۱) حقانی تقریر بر واقعہ بشیر حضرت اقدس علیہ السلام نے سبز کاغذ پر چھپوا کر شائع کی تھی ۔ اس میں حضور نے مصلح موعود بشیر ثانی ۔ محمود کی نسبت بہت بسط سے کلام فرمایا ہے اس میں اپنے اِن اشتہاروں کا حوالہ دیا ہے ۔ اشتہار ۲۰ ۔ فروری ۱۸۸۶ء جسمیں مصلح موعود کی پیشگوئی ہے (۲) اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء (۳) ۸ ۔ اپریل ۱۸۸۶ء ان اشتہاروں کی نقل بھی چھپوائی گئی ہے اور سبز اشتہار کے متعلق تو یہاں تک اہتمام کیا ہے کہ صفحہ بصفحہ سطر بسطر لفظ بلفظ نقل ہے اور کاغذ بھی سبز ہے جو لوگ مصلح موعود کے بارے میں فکر رکھتے ہیں وہ اس مجموعہ کو ۲ کے ٹکٹ بھیجکر **دفتر ترقی اسلام قادیان** سے منگوالیں وی پی کے لئے ۳ کے ٹکٹ بھیجیں اور اس سے زیادہ کے لئے وی پی کی درخواست ہو ۔

درس قرآن شریف کے نوٹ حضرت مولانا نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے مختصر نوٹ چار روپے میں آپ کو دفتر الفضل سے مل سکتے ہیں ۔ حجم ۴۰۰ صفحے ۔

مرہم عیسیٰ یہ مرہم مندرجہ ذیل مرضوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ شفا ہے ۔ طاعون ہر قسم ۔ سرطان کے زخم خنازیر (کنٹھ مالا) گلٹیاں ۔ بدھ ہر طرح کے ناسور ۔ زخموں کے کیڑے پرانے گندے زخم پھنسی پھوڑے ۔ گھاؤ گنج ۔ خارش طرح طرح کی جلدی بیماریاں ۔ چوٹوں کا زخم ۔ موچ ۔ تلی کا ورم ۔ بواسیر کے درد ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا ۔ کانوں سے ریم کا بہنا ۔ زہریلے جانوروں کا کاٹ لینا ۔ جل جانا ۔ عورات کی خطرناک بیماریاں ۔ سرطان ۔ رحم وغیرہ وغیرہ ۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ / خورد ۔ ۱ / کلاں ۔ علاوہ محصولڈاک (دفتر الفضل قادیان سے طلب کرو)

اسی عبارت کا آخیر دیکھ لیجئے جس میں لکھا ہے۔ کہ

بے شک حدیثوں میں مسیح موعود کے نام کے ساتھ نبی کا نام موجود ہے۔ مگر ساتھ اُس کے اُمتی کا نام بھی تو موجود ہے ؛

اور فرماتے ہیں ؛

جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اُس کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا۔ اور اُمتی بھی۔ مگر کیا مریم کا بیٹا۔ اُمتی ہو سکتا ہے۔ کون ثابت کریگا۔ کہ اُسنے براہ راست نبوت پائی تھی۔ نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی پیروی سے درجہ نبوت پایا تھا ؛

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ دعویٰ فرمارہے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلعم کی پیروی سے درجہ نبوۃ پایا ہے۔ پس نبوت سے کیونکر انکار کیا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے بیسیوں صریح حوالے موجود ہیں۔ اسی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۵ پر بڑے زور سے لکھا ہے۔

اور عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے اور وہی رسول مسیح موعود ہے۔

پھر فرماتے ہیں ؛

اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (تتمہ صفحہ ۶۵)

غرض ڈاکٹر صاحب حوالہ کی تحریف میں کمال رکھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی کی ذلت سے انکار کرتے ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے ۲ اپریل کے پیغام میں خود اپنی ذلت کا اقرار کیا ہے۔ دیکھو وہ فرماتے ہیں

اگر میں منافقت کو پسند کرتا۔ تو میں کیوں اسقدر ذلت اور دکھ اٹھاتا۔ اور صاحبزادہ کی بیعت نہ کرلیتا۔

چھ ممبروں کا اسی راہ پر گامزن ہونا

میرے دوست آپ گھبرا نہ جائیں۔ ایک مولوی محمد علی صاحب یا ڈاکٹر بشارت احمد ہی نہیں۔ بلکہ ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس کے نیچے مولوی غلام حسن صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی صدرالدین صاحب۔ سید محمد حسین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے دستخط ہیں۔ اس میں لکھا ہے۔

کہ قاعدہ نمبر ۱۸ میں جو یہ ترمیم کیگئی ہے۔ کہ ہر ایک معاملہ میں حضرت خلیفۃ ثانی کا حکم قطعی و ناطق ہوگا۔ یہ ایک غیر مامور کو وہ مرتبہ دیا ہے جو صرف ایک مامور کا حق تھا۔ اور یہ قانوناً شرعاً۔ اخلاقاً ناجائز ہے

حالانکہ یہی ممبر ہیں۔ جو بدر ۲۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء میں اعلان فرماتے ہیں۔

"اور حضرت مولوی صاحب موصوف (مولانا نورالدین رضی) کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا)

اس کے نیچے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ سید محمد حسین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ مولوی غلام حسن صاحب کے دستخط ہیں۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب کے خسر صاحب کے دستخط بھی ہیں ؛

اب بتایئے اگر یہ اشتہار ان کا نیک نیتی اور امر حق کی تائید میں ہے تو اس وقت کہاں تھے۔ جب یہ اعلان خلیفہ اول کے وقت میں شائع ہوا۔ آخر وہ بھی غیر مامور تھے۔ اور پھر انجمن کے کاغذات گواہ ہیں جن میں بیسیوں بار لکھا ہے۔ کہ حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح یہ کام کیا گیا۔ یا انجمن کا فیصلہ بدلا گیا ؛ پھر اسی اشتہار میں لکھا ہے۔

"جن کو (یعنی صاحبزادہ صاحب کو) ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے"

اگر یہ سچ ہے۔ تو ہم ان چھوٹوں بزرگوں کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ قسم کھا جائیں۔ کہ ہمیں یقین ہے کہ اس اشتہار دینے کے وقت قوم کے بیسویں حصے نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی تھی۔ یاد رہے کہ قسم تریاق القلوب نمبر ۲ مندرجہ صفحہ ۳۲ کے مطابق ہوگی۔ اور یاد رہے۔ کہ یہ قسم حضرت مسیح موعود کسی امر حق کی تصدیق کے لئے تریاق القلوب میں اپنے معزز و مخلص مریدوں کو دے چکے ہیں۔ پس یہ عذر نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم قسم مؤکد بہ وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیوں کھائیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کبھی قسم نہ کھائیں گے اور اسطرح اپنے کذب پر مہر کر دیں گے۔ اور ایکطرح پر مہر بھی کر دی۔ چنانچہ ۶۔ اگست ۱۹۱۴ء کے پیغام میں لکھا ہے۔ "جیسے کہ اس کی قدیم سے سنت ہے کہ کمزوروں اور ضعیفوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اگر وہ حق پر ہوں۔ اور جتھے والوں اور بڑی جماعت والوں کو اگر وہ ناحق پر ہوں ہمیشہ ناکام رکھتا ہے۔ اسنے ایسا ہی اسوقت کیا"۔ یہاں بڑی جماعت ہماری یعنی حامیان خلافت کی قرار دی ہے ؛

معزز ناظرین! نہایت قلق و افسوس کے ساتھ ہم نے یہ چند حوالے (ان لوگوں کی غیر منصفانہ کارروائیوں کے جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات سے تعلق رکھتے ہیں) دیئے ہیں۔ یہ دکھانے کے لئے کہ یہ لوگ ایک خلیفہ کا انکار کر کے کہاں سے کہاں تک پہنچے ہیں۔ اور فی الواقعہ اب اس قابل نہیں رہے۔ کہ ہم ان پر کسی قسم کا حسن ظن کر سکیں ؛

دعوت الی الخیر

ولائیت میں تبلیغ اسلام

چوہدری صاحب کا خط

امامنا و سیدنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ اس ہفتہ جمعہ کے بعد ہائیڈ پارک میں بھی دہریہ لوگوں کی جگہ پر تھوڑی دیر تک بولنے کا موقعہ ملا اس کے بعد دو اشخاص سے ملاقات ہوئی۔ اور گفتگو کے بعد حضرت صاحب کی کتاب Teachings of Islam ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے اس کتاب کو پڑھکر ان لوگوں کو اسلام کے مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہو جائیگا۔

جمعرات کے دن ہائیڈ پارک میں ہی ایک بڈھے انگریز سے ملاقات ہوئی۔ یہ شخص مصر میں بمقام طنطا میں سکول ماسٹر ہے اور رخصتوں پر انگلستان آیا ہوا ہے ؛ اس کے ساتھ حضرت صاحب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس نے بھی کتاب پڑھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور آج انشاء اللہ تعالیٰ Teachings of Islam اسے بھیجدوں گا۔

آٹھ کے قریب لکچر تیار کر لئے ہیں ؛

(۱) اسلام۔ (۲) سلسلہ احمدیہ اور اسلام۔ (۳) الہام۔ (۴) ایمانی ترقی کے مدارج۔ (۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات۔ (۶) قرآن شریف کی عبارت اور تعلیم پر بحث اور چند آیتوں کی تفسیر۔ (۷) مسیح ہندوستان میں۔ (۸) یہودیوں کی گم شدہ اقوام۔

آئندہ ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ دو اور مضمون تیار کر کے مختلف سوسائٹیوں سے خط و کتابت کروں گا۔ کل فوکسٹن جانے کا ارادہ ہے ؛

عبد اللہ کو علم کے لڑکے کا پتہ حاصل کیا ہے۔ اور کل انشاء اللہ تعالیٰ اسے خط لکھوں گا۔ اسکا جواب آنے کے بعد فیصلہ کرونگا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ دعا کے لئے عرض کرتا ہوں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور دوسرے احمدیوں کیلئے بھی دعا فرماویں۔ عرب صاحب خیریت سے ہیں۔

والسلام۔ (فتح محمد سیال)

جنازہ غائب۔ بابو غلام جیلانی صاحب سب پوسٹماسٹر جالندھر شہر نے ہیضہ سے انتقال کیا۔ احباب جنازہ پڑھ دیں۔ مرحوم ایک سچا اور پرجوش احمدی تھا

حج کے متعلق ہدایات

(از منشی فرزند علی صاحب فیروز پور)

گذشتہ سے پیوستہ

بارہ منزلوں میں ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ رستے میں ایک رات ہمارے اسباب کا کچھ نقصان ہوگیا۔ یہ اسباب بوری میں بندھا ہوا تھا۔ کسی نے اس کو چھرے سے کاٹا۔ اور جسقدر سامان اُس کے ہاتھ لگا۔ لیکر چلتا بنا۔ یہ اونٹ جسپر اسباب لدا تھا۔ وہ ہمارے سواری والے بدؤں کا نہ تھا۔ اس لئے وہ ہم سے دوسری قطار میں رہا کرتا تھا۔ بہرحال یہ نقصان ہونیوالا تھا۔ اور ہوگیا۔ مکہ معظمہ میں ہم سیدھے شیخ عبد اللہ محمد حسین کے مکان پر جا اترے۔ رات وہاں رہے۔ صبح ایک مکان ½ ۲ گنی کرایہ پر لیا اور اس میں چلے گئے۔ صبح کو ہمارے لئے کھانا معلم صاحب کی طرف سے آیا۔ بہت مکلف تھا۔ اس کے بعد حج کے دن اور بعد بھی ان کی طرف سے ہمیں کھانے اور ناشتے کی دعوت ملی۔ اور ان کی وجہ سے ہمیں بہت آرام ملا۔ اللہ تعالےٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ ہم نے احرام عمرہ کا باندھا تھا۔ مگر جس وقت ہم مکہ معظمہ میں پہنچے۔ تو معلم صاحب کے ایک بھتیجے ہم سے ملے کہنے لگے۔ کہ جب تم ماہ ذی الحج کے اندر یہاں پہنچے ہو۔ تو پھر تمتع کا احرام باندھنا چاہیئے تھا۔ صرف عمرے کا احرام باندھنا صحیح نہ تھا۔ اور اس غلطی کا علاج یہ ہے۔ کہ اب نیّت تمتع کی کرلو۔ ہم نے اسی وقت یہ نیّت کرلی۔ اور اس پر ہی ہم قائم رہے۔ گو ہمیں بعد میں معلوم ہوگیا۔ کہ صرف عمرے کا احرام بھی درست تھا۔ مکہ معظمہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی حاجی محمد اعظم صاحب رہتے ہیں۔ ان کا مکان شیخ عبد اللہ محمد حسین کے مکان کے قریب ہی تھا۔ اور ان کے قریب ہی ہم نے مکان لیا تھا۔ محمد اعظم صاحب حافظ قرآن بھی ہیں۔ اور قرآن مجید نہائت خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ ان کے ذمہ ہماری خاص نگرانی اور امداد تھی۔ اُن کے ذریعہ ہمیں ہر قسم کا آرام ملا۔ جس شخص کے مکان پر ہم اترے اُس کا نام میاں عبد الرحمٰن بختاور تھا۔ اصل پشاوری ہیں۔

ان کو ہم نے بہت خوش خلق اور خیر خواہ پایا۔ اور مکہ معظمہ کے قیام کے دن ان کے ساتھ خوب گذر گئے۔ ہم مکہ معظمہ سے ۷ ذی الحج کو روانہ ہوئے۔ ہمیں چلتے وقت یہ کہا گیا۔ کہ تم کو رات منےٰ جو تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے رہنا ہوگا۔ اور ظہر سے لیکر دوسرے فجر تک پانچ نمازیں پڑھ لوگے۔ پھر عرفات کو چلے چلیں گے۔ مگر اتنے میں بھائی ابو بکر صاحب جو جدہ میں بڑے مخلص احمدی ہیں۔ اور ہر سال حج کرتے ہیں۔ آگئے۔ انھوں نے کہا۔ کہ جن پانچ نمازوں کا منےٰ میں پڑھنا سنت ہے۔ وہ تو ۸ ذی الحج کے ظہر سے چلکر ۹ کی فجر تک ہوتی ہیں۔ سات تاریخ کو منےٰ میں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے۔ اس لئے ہم ۷ اور ۸ دونوں روز وہاں رہ کر ۹ کی فجر کو بعد طلوع آفتاب وہاں سے روانہ ہوئے۔ رستے میں نہر پر غسل کیا۔ ظہر عصر کی نماز مسجد ابراہیم کے باہر ہم نے اپنی الگ جماعت کے ساتھ ادا کی۔ اور پھر میدان عرفات میں داخل ہوئے غروب آفتاب کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے رات مزدلفہ میں رہ کر صبح منےٰ کو آگئے۔ قربانی کے بعد سر منڈایا گیا۔ اور احرام کھولدیا گیا۔ مگر اسی وقت بیت اللہ شریف کے طواف کے لئے مکہ معظمہ کو نہ جاسکے۔ دوسرے روز گئے آخر کار ۱۲۔ ذی الحج کو بعد زوال شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد وہاں سے چلے مسنون طریق اسی طرح ہے۔ مگر اکثر لوگ عرفات سے سیدھے مکہ معظمہ کو چلے جاتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی ہرج نہیں ❊

منےٰ میں چونکہ لوگوں کا ہجوم بہت ہوتا ہے۔ اس لئے گندگی بہت پھیل جاتی ہے۔ دو تین روز کے اندر سخت تعفن اٹھ جاتا ہے۔ اور وہاں رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ سرکار کی طرف سے پاخانے بنے ہوئے ہیں۔ مگر اول تو یہ غیر مکتفی ہیں اور دوم ان کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ کرتے ہیں تو ناواقفی کی وجہ سے غلط طریق پر۔ عرفات کے میدان میں ذکر الٰہی اور دعا میں مشغول رہنا چاہئے۔ بہت سے اور امر مسنون ہیں۔ ہمیں تو فکر تھی۔ کہ جتنی دعائیں کرنے کی خواہش ہے۔ وہ شائد پوری نہ ہوسکے۔ اور لوگ تھے۔ کہ حقہ پیتے تھے۔ گپیں ہانکتے تھے اور بعض بعضوں کو بُرا بھلا بھی کہتے تھے۔ حج تو اس بات کا نام ہے۔ کہ ۹۔ تاریخ کو بعد زوال کسی وقت سے لیکر غروب آفتاب تک میدان عرفات میں ٹھہرا جائے۔ مگر یہ موقعہ دعاؤں کے کرنے کا ہوتا ہے۔ اُسے ضائع نہ کرنا چاہئے ❊

مکہ معظمہ سے ہم تین روز بعد چل پڑے۔ اور دوسرے روز [illegible] چہار کو جدہ پہنچے۔ جدہ میں شیخ عبد اللہ محمد حسین صاحب کا ایجنٹ ابو الخیر عبد الرزاق ہے۔ اس کے پاس پنجابی حجاج اترتے ہیں۔ یہ شخص بہت کم عقل اور حریص پایا گیا۔ جدہ خاص میں اس کی کوئی عزت نہیں۔ اور مسافروں کو تنگ بہت کرتا ہے۔ جہاز والے مشورہ کرتے تھے۔ کہ اتفاق کرکے ایک شرح کرایہ کی مقرر کرلی جائے۔ ان مشوروں میں بہت روز خرچ ہوگئے۔ اور ہمیں پانچ روز جدہ میں ٹھہرنا پڑا۔ آخر جو شرح مقرر ہوئی۔ وہ حسب ذیل تھی۔ تیسرا درجہ ۲۰ روپے۔ سیلون ۷۰ روپے۔ دوسرا درجہ ۹۰ روپے۔ پہلا درجہ ۱۲۰ روپے۔ جدہ میں پانی کی بہت تکلیف ہے۔ سمندر کا پانی صاف کرکے پینے کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ مشین پر سے تو ایک کنستر دو پیسے کو مل جاتا ہے۔ مگر مسافروں کے پاس آٹھ آنہ بارہ آنہ کو بکتا ہے۔ مشین پر سے پانی لانا بہت ہمت کا کام ہے۔ بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ اور باری بہت دیر سے آتی ہے۔ عفونت یہاں بھی کثرت حجاج کی وجہ سے بہت جلد اٹھ کھڑی ہوتی ہے جدہ سے روانہ ہوکر ہم تیرہ روز میں بمبئی پہنچ گئے۔ اسباب کسٹم ہوس میں سے گذارا گیا۔ مگر ملاحظہ نہائت سرسری تھا۔ اور ہمیں کوئی دقت نہ ہوئی۔ نہ کوئی محصول دینا پڑا۔ چند ایک اور مفید باتیں لکھ کر اس مختصر سفرنامہ کو ختم کرتا ہوں ❊

کہتے ہیں۔ کہ بیت اللہ شریف کو پہلے پہل دیکھتے وقت جو دعا کیجائے مقبول ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے سے ہی دعا متعین کر رکھنی چاہئے۔ میں تو جب کبھی بیت ربی کو دیکھتا۔ اپنی خاص دعا کو ہمیشہ دہرا لیتا ❊

مناسک حج کے متعلق یا تو یہاں سے پوری واقفیت روانگی سے پیشتر کرلینی چاہئے۔ اور یا کوئی کتاب اس مضمون کی ساتھ ہو۔ تو رستے میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ مدینہ کی طرف سے آنیوالوں کیلئے میقات ذو الحلیفہ ہے جہاں سے احرام باندھنا چاہئے۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے چند کوس پر ہی ہے۔ اسلئے بہت لوگ حرم نبوی سے ہی احرام باندھ کر چلتے ہیں۔ مگر چونکہ ایک اور میقات بھی ہمارے رستے میں آتی تھی یعنی رابق اسلئے ہم نے احرام رابق سے باندھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں غروب آفتاب کے وقت بارہ بجتے ہیں اور اسوقت سے نیا شمار شروع ہوتا ہے جن دنوں میں ہم وہاں تھے۔ ہمارا اور عربی وقت کا ۶ گھنٹہ کا فرق ہوا کرتا تھا ان کے تین بجے ہمارے نو بجتے تھے۔ اور ان کے نو بجے ہمارے تین بجتے تھے۔

زیارۃ شام کے متعلق ہم نے ایک کتاب موسومہ بہ زیارۃ الشام والقدس مع سیاحۃ المصر والعراق مصنفہ مولوی محمد عاشق الٰہی۔ مطبوعہ مطبع [illegible] المطابع [illegible] کی۔ [illegible] نفیس ۱۲ ❊ ختم شد (فرزند علی عفی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان۔ دارالامان۔ ۲۵۔ اگست۔ ۱۹۱۴ء

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

"پیغامیوں کا شیوۂ تحریف"

جب دو فریقوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو۔ تو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کونسا فریق ان میں سے حق پر ہے۔ ایک یہ معیار بھی ہے جو فریق تقوے کی راہوں سے رفتہ رفتہ دور ہوتا جا رہا ہو۔ اور ہر قسم کے غیر متقیانہ امور سے پرہیز نہ کرتا ہو۔ وہ یقیناً باطل پر ہے

اسی معیار پر ہم موجودہ اختلاف میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کونسا فریق حق پر ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جس پر یہ تہمت بھی لگی ہو۔ کہ اس نے رسول اللہ صلعم پر دیدہ دانستہ جھوٹ یا افتراء باندھا۔ یعنی آپ کی طرف ایسی بات منسوب کی ہو۔ جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یا آپ کی بات کو توڑ موڑ کر پیش کیا ہو۔

پس اس جماعت (جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۱ پر فرماتے ہیں۔ وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہؓ میں داخل ہوا) کے کسی فرد کا جو حقیقی معنوں میں احمدی ہے۔ یہ کام نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرے۔ جو آپ نے نہیں کہی۔ یا آپ کی بات کو توڑ موڑ کر یا اس کی تحریف کر کے پیش کرے۔

اب اس اصل پر حامیان پیغام کی بعض کارروائیاں دیکھئے اور ہر قسم کی جنبہ داری کے خیالات سے الگ ہو کر فیصلہ کیجئے۔

خدا تعالیٰ پر افتراء

سب سے پہلا افتراء تو ان لوگوں کا یہ ہے۔ کہ وہ اخبار پیغام صلح کے عنوان پر لکھتے ہیں :۔

کہدو اے اہل کتاب آؤ۔ اس بات میں جو ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہے۔ ملکر کام کریں × × × (قرآن کریم)

اب خدا کو حاضر ناظر جان کر ایک تقویٰ سے بھرے ہوئے دل اور پاک نگاہ کے ساتھ تمام قرآن مجید کو اول سے آخر تک پڑھ جائیے۔ کہیں بھی کوئی آیت ایسی نہیں ملیگی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ پس اے برادران طریقت تم خود ہی خدا لگتی کہو۔ یہ اللہ تعالےٰ پر افتراء ہے۔ یا نہیں۔ تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ بیننا و بینکم کے بھی یہ معنے نہیں۔ آپ کسی تفسیر کسی ترجمہ سے جو کسی مسلمہ عالم فاضل نے لکھا ہو۔ یہ ترجمہ دکھا دیں۔ حضرت مسیح موعود یا حضرت خلیفہ اول کی کتب سے بتا دیں۔ ہم مان لیں گے۔ یہ آئت تو آنحضرت صلعم نے ھرقل قیصر روم کو ایک خط میں لکھ کر اس کے معنے بتا دیئے کہ یہ ملکر کام کرنے کی تحریک کے لئے نہیں۔ بلکہ اسلام کی طرف دعوت ہے۔ اور انہیں کہا گیا۔ کہ آؤ اس کلام حق و مستقیم کی بنا پر ہی فیصلہ کر لو۔ جو فریقین کی کتب مسلمہ میں موجود ہے گویا خصم کو اس کے مسلمات سے قائل کیا گیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی یہ بات نہیں ملتی۔ کہ انھوں نے یہودیوں کے ساتھ توحید کی اشاعت میں ملکر کام کرنے کا اعلان کیا ہو ؞

قرآن مجید پر دوسرا افتراء

پھر اور سنئے مولوی محمد علی صاحب اپنے مضمون کفر و اسلام مندرجہ پیغام ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء میں لکھتے ہیں۔ کہ

"قل اللّٰہ ثم ذرھم یعنی اللہ منوا کر چھوڑ دو"۔

حالانکہ یہ معنے ہرگز ہرگز اس آئت کے نہیں۔ کیونکہ پوری آئت یہ ہے۔

قُل من انزل الکتٰب الذی جاء بہ موسیٰ نوراً و ھدًی للناس تجعلونہ قراطیس تبدونھا و تخفون کثیراً و علمتم ما لم تعلموا انتم ولا اٰباؤکم قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون (انعام ع ۱۷ ر ۷)

کہدے۔ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے۔ نور اور ہدایت واسطے لوگوں کے جسے تم اوراق بنا کر رکھا کرتے ہو۔ ظاہر کرتے ہو۔ اور بہت بڑے حصے کو چھپاتے ہو۔ اور وہ چیزیں تمہیں تعلیم کی گئی تھیں۔ جو نہ تم جانتے تھے۔ نہ تمہارے باپ دادا۔

اے نبی کہدو۔ کہ اللہ نے نازل فرمائی۔ پھر انہیں چھوڑ دو۔ اپنی بحثوں میں بے ہودگی کرتے رہیں ؞

جو معنے مولوی محمد علی صاحب نے از خود کر لئے ہیں۔ ان کی یہ آئت ہرگز ہرگز متحمل نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ معنے کرنا سادہ لوح مومنوں کو دیدہ دانستہ دھوکہ دینا ہے یا نہیں۔ اور اگر دیدہ دانستہ نہیں۔ تو پھر ایک مفسر قرآن کے لئے یوں شرم کی بات ہے۔ کہ وہ اس آئت کے معنے نہیں جانتا ؞

اور یہ عذر جو پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں کیا گیا۔ کہ "قل اللّٰہ ثم ذرھم کے معنے اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دو کے متعلق مولوی (محمد علی) صاحب نے بیان کیا۔ کہ یہ معنے میں نے نہیں کئے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح رض کے منہ کے لفظ ہیں"۔

یہ بھی بالکل باطل ہے۔ کیونکہ ہزاروں آدمی اسوقت تک خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ جنھوں نے خلیفۃ المسیح رض اول سے قرآن مجید پڑھا یا سنا ہے۔ ان میں سے ایک بھی مؤکدّبہ قسم سچی شہادت نہیں دے سکتا۔ کہ آپ نے کبھی یہ معنے کئے ہوں۔ آپ کے درس قرآن کریم کے نوٹ مطبوعہ بدر بھی موجود ہیں۔ ان میں بھی یہ معنے نہیں ہیں۔ بابت ۲ کا پیغام نمبر ۹۹۔ صفحہ ۷ دیکھئے۔ وہاں ڈائری مسئلہ کفر کے متعلق دی گئی ہے۔ مگر اس آئت کے معنے نہیں لکھے۔ جس سے یقین کے ساتھ ثابت ہو گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مطلب کے مطابق معنے گھڑ کر خلیفۃ المسیح کی طرف منسوب کر دیئے۔ علاوہ ازیں مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ آئت الہام ہوئی۔ آپ اس کے معنے یہ کرتے ہیں ؞

(دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰)

قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ان کو کہہ۔ کہ وہ خدا ہے۔ جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے ؞

پھر یہ معنے جو مولوی محمد علی صاحب نے کئے۔ اگر حضرت اقدس کے دہم میں بھی ہوتے۔ تو فطرتی ایمان کو ایک نعمت نہ قرار دیتے صفحہ ۱۲۵۔ حقیقۃ الوحی ؞

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء

مولوی محمد علی صاحب اسی مضمون کفر و اسلام میں فرماتے ہیں ؞

اور امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی ایک شخص ایک دفعہ دل سے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہدے۔ تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس

شرک کفر یا ظلم سرزد ہو۔

امام ابو حنیفہؒ کے ہزار ہا لاکھوں متبع دنیا میں موجود ہیں۔ ان کے مذہب کی کتابیں بھی مل سکتی ہیں۔ آپ کا یہ مذہب کہیں دکھاد و۔ کہ باوجود شرک۔ کفر میں مبتلا ہونے کے انسان مومن کا مومن ہی رہتا ہے۔ غرض مولوی محمد علی صاحب نے نہ صرف قرآن کریم اور اس کے معانی میں تحریف کی جرأت کی۔ بلکہ ایک عظیم الشان امام کو بھی اپنے عقیدہ فاسدہ کے ساتھ شامل کرلیا۔

حضرت مسیح موعود کے کلام میں قطع و برید

پھر دیکھئے۔ مولوی محمدؐ علی صاحب اپنے مطلب کو ثابت کرنے کے لئے فرماتے ہیں۔

اور پھر اپنے انکار کو آنحضرت صلعم کے انکار سے الگ کرکے بھی دکھایا ہے۔ جہاں یہ تحریر فرمایا ہے کہ کفر دو قسم پر ہے۔

اوّل یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔

دُوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔

اب دیکھئے۔ کہ اسی کے ساتھ حضرت اقدس حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵ میں لکھتے ہیں۔

اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

اب باوجود اس صراحت کے مولوی محمدؐ علی صاحب کا یہ لکھنا کہ

اسلام کا انکار کرنا اور قسم کا کفر ہے۔ اور مسیح موعود کا انکار اس دوسرے قسم کے کفروں سے ایک کفر ہے۔ اور یہی وہ کفر ہیں۔ جو اسلام کے دائرہ کے اندر رہ کر بھی انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔

یہ تحریف حضرت اقدس کے قول کی ہے۔ یا نہیں؟ آپ لکھتے ہیں

صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا مذہب یہی تھا۔ کہ مسیح موعود کا کفر انسان کو محمد رسول اللہ صلعم کا کافر نہیں بناتا۔

مگر حضرت اقدسؑ اسی حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔

(صفحہ ۱۶۳)

حضرت مسیح موعود کے کلام میں تحریف کا دوسرا نمونہ

مولوی محمد علی صاحب اسی رسالہ کفر و اسلام میں حقیقۃ الوحی کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں۔ اور ارشاد ہوتا ہے۔ صاف لکھا ہے۔

"پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا"

اس سے گویا یہ بتانا چاہا ہے۔ کہ آخر عمر میں بھی حضور اس عقیدہ پر قائم تھے۔ کہ کوئی اہل قبلہ کافر نہیں۔ مگر مہربانی فرما کر آپ صفحہ ۱۶۵ حقیقۃ الوحی دیکھئے۔ وہاں تو یہ لکھا ہے۔

"جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے۔ وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ **جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں۔** جنھوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہی کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہو گئی ہے۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں" منہ

اب خیال فرمایئے۔ عبارت کا ایک ٹکڑا پیش کرنا جس کے پہلے پس اور آخر میں لیکن حرف استدراک ہے۔ کہاں کی ایمانداری ہے۔ حضرت اقدس تو بطور قاعدہ کلیہ فرماتے ہیں۔ کہ "جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنھوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ تمام ان لوگوں کو جو آپ پر ایمان نہیں لائے۔ کافر سمجھتے ہیں اور مولوی محمدؐ علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے تھے۔ پھر حضور مغفور نے لیکن سے بتا دیا ہے۔ کہ میں از خود کافر نہیں کہتا۔ بلکہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے کافر بن رہے ہیں۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ ایمان و کفر انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ پس کہاں حضرت اقدس کا مطلب اور کہاں مولوی محمدؐ علی صاحب کی تحریف۔

ذرا غور فرمایئے۔ اور خدارا انصاف سے کہئے۔ کیا تقوےٰ اور ایمانداری ہے۔ یہ تو ہیں مولوی صاحب کی کارروائیاں۔ اور اگر یہی دیانت و امانت و ثقاہت لیکر قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا۔ تو دین اسلام کا خدا ہی حافظ ہے۔

بیباکانہ تحریف کے چند اور نمونے

باقی ڈاکٹر بشارت احمد نے ۱۴۔ جولائی کے پیغام میں جو تحریف کی۔ اور آسمانی فیصلہ کے حوالہ میں جو عبارت چھوڑ کر اصل مطلب کو خبط کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر ۲۳۔ اگست کے الفضل میں ہو چکا ہے۔

اسی طرح پیغام میں ایک اور حوالہ الاستفتاء سے دیا تھا۔ جس پر ۶۔ مئی ۱۹۱۴ء کے الفضل میں نوٹس لیا گیا تھا۔ وہ حوالہ یوں دیا گیا۔

فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفٰی۔

اس کا لفظی ترجمہ ہے۔ کہ کسی کا حق نہیں۔ کہ ہمارے رسول مصطفٰے کے بعد نبوۃ کا دعوے کرے۔ اس حوالہ سے ضرور یقین ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کسی کا حق نہیں۔ مگر اصل کتاب دیکھو۔ اس میں لکھا ہے۔

فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفٰی علی الطریقۃ المستقلہ۔

عبارت بھی بلحاظ قافیہ علی الطریقۃ المستقلہ پر ختم ہوتی ہے اب معنی کچھ اور بن گئے۔ یعنی مستقل نبوت کا دعویٰ آنحضرت صلعم کے بعد جائز نہیں۔ اور مستقل نبوت کے معنی حضرت اقدس نے ۲۳۔ مئی کے خط اخبار عام میں کر دیئے ہیں۔

" یہ الزام جو میرے ذمے لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ الخ۔

باقی رہا اُمتی ہو کر نبی کہلانا۔ تو یاد رہے کہ مسیح موعود کے امتی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ آپ نبی نہ ہوں۔ کیونکہ براہین حصہ پنجم میں آپ نے لکھدیا ہے۔

"نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"۔

پس ڈاکٹر صاحب کو چاہئے تھا۔ کہ وہ تحریف کرنے سے پہلے